© rasailojaraid.com

يستحب لمن ولد له ولد ان يسميه يوم اسبوعه ويحلق رأسه ويتصدق عند الآئمة الثلاثة بزنة شعره فضة او ذهبا ثم يعق عند الحلق عقيقة اباحة على ما في الجامع المحبوبي او تطوعا على ما في شرح الطحاوي و هي شاة تصلح للأضحية تذبح للذكر والانثى سواء فرق لحمها نيئا او طبخه بحموضة او بدونها مع كسر عظمها اولا اوتخاذ دعوة اولا وبه قال مالك وسنها الشافعي واحمد سنة مؤكدة شاتان عن الغلام وشاة عن الجارى (فتاوی شامی ص ۳۳۶ ج ششم۔ آخر کتاب الاضحیۃ۔ مطبوعۃ ایچ ایم سعید کراچی۔ واللّٰہ أعلم بالصواب .

سوال: ۴ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام بیچ اس مسئلے کہ کہ آجکل پلاسٹک منی یا کریڈٹ کارڈ کا استعمال کرنا کیسا ہے اوراس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: کریڈٹ کارڈ کا استعمال مطلق حرام ہے کیونکہ یہ سودی کاروبار کا ایک جز ہے اوراس سودی کاروبار کو ترقی دینے کا ذریعہ ہے اوراس کو مطلق حرام قرار دینے کے اسباب درج ذیل ہیں۔

(۱) آجکل کریڈٹ کارڈ کے ذریعے لوگ بینک سے قرضہ لے سکتے ہیں اور بینک اس قرضہ کے دینے کے وقت ہی ۳ فیصد رقم اس پر کاٹ لیتا ہے۔ مثلاً اگر آپ نے 50000 ہزار روپے قرضہ لیا تو بینک آپ کو 48500 روپے ادا کریگا جبکہ آپ نے پورا 50000 واپس کرنا ہے وہ بھی چالیس دن کے اندر۔ اگر آپ چالیس دن کے اندر یہ کام نہ کر سکے تو اس رقم پر سود لگنا شروع ہوجائیگا۔

(۲) آجکل اکثر Transactions جو کہ کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ ہوتی ہیں ان پر دکان والے ۲ فیصد کہیں ڈھائی فیصد اور کہیں ۳ فیصد رقم اضافی لیتے ہیں یہ بھی ایک استحصالی صورت حال ہے۔ اوراگر آپ نے 40 دن کے اندر یہ رقم واپس نہ کی تو اس پر بھی سود لگنا شروع ہوجائیگا۔

(۳) کریڈٹ کارڈ لے کر اکثر لوگ اپنی چادر سے زیادہ پاؤں پھیلانا شروع کردیتے ہیں اور جب بل آتا ہے سر پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اور پھر سود در سود کے چنگل میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی شخص کی تنخواہ 15000 ہزار روپے تو بینک اسے 60000 یا ایک لاکھ تک کی

☆ اہل بیان کے نزدیک استعارہ، مجاز کی ایک قسم ہے ☆

© rasailojaraid.com